سوال

(286) طلاق دینے کے بعد بھی ازدواجی تعلق قائم رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے خاوند نے مجھے طلاق دی، پھر میرے کہنے پر وہ دوران عدت ملتا رہا، باہمی ملاقات اس طرح ہوتی رہی کہ وظیفہ زوجیت کے علاوہ سب کچھ ہوتا رہا، جومیاں بیوی میں ہوتا ہے ایک دوسرے کے جسم کوہاتھ لگانا اوربوس وکنار کرنا یہاں تک کہ بے لباس بھی ہوجانا، لیکن اس دوران میرا خاوند مجھے یہ بھی کہتا رہا، کہ میرا رجوع کاارادہ نہیں ہے صرف آپ کی خوشی کےلئے ایسا کررہاہوں۔ کیا شریعت کی نظر میں طلاق کے بعد ایسے تعلقات سے رجوع ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

طلاق کے بعدرجوع کرنا خاوند کا حق ہے۔ ارشادباری تعالیٰ ہے: ''ان کے خاوند دوران عدت انہیں لوٹالینے کا زیادہ حق دار ہیں اگران کاارادہ اصلاح کا ہو۔'' [۲/البقرہ:۲۲۸]

اہل علم کااس بات پراجماع ہے کہ جب کوئی آزاد شخص اپنی آزاد بیوی کو پہلی یادوسری رجعی طلاق دے تووہ اس سے رجوع کرنے کازیادہ حق دار ہے، خواہ عورت اسے ناپسند ہی کیوں نہ کرتی ہو۔ [مغنی، ص:۵۴۷، ج۱۰]

اوررجوع قول اور عمل دونوں سے ہوسکتا ہے، یعنی گفتگواورکلام وغیرہ سے کہے کہ میں اپنی بیوی سے رجوع کرتا ہوں یااپنی بیوی سے جماع اورہم بستری کرے۔ فقہا کی اکثریت نے ہم بستری سے رجوع کی صورت میں نیت اورارادہ کوضروری قرار نہیں دیا ہے جبکہ امام مالک اوراسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ ہم بستری کے ذریعے اس وقت رجوع ہوگا جب اس کی نیت ہو بصورت دیگر رجوع نہیں ہوگا۔ ہمارے نزدیک جماع کی صورت میں رجوع کی صحت کےلئے ارادہ کی شرط لگانا صحیح نہیں ہے۔ لیکن صورت مسئولہ میں وظیفہ زوجیت کے علاوہ بیوی سے بوس وکناریاایک دوسرے کے جسم کوہاتھ لگانا سے رجوع ہوسکے گا یا نہیں، اس میں اختلاف ہے، امام احمد فرماتے ہیں کہ بیوی سے بوس وکنار کرنا، اسے شہوت سے ہاتھ لگانا یااس کی شرمگاہ کودیکھنا اوربغل گیر ہونا یہ رجوع کےلئے کافی نہیں ہے جب تک وہ عملاً جماع نہ کرے۔ [مغنی، ص:۵۶۰، ج۱۰]

جبکہ احناف کاموقف ہے کہ بیوی سے بوس وکنار اورشہوت کے ساتھ ہاتھ لگانا رجوع ہے، اسی طرح شرمگاہ کودیکھ لینا بھی رجوع ہے۔ [احکام القرآن للقرطبی، ص:۱۵۸، ج۱۸]

ان حضرات کاکہنا ہے کہ مذکورہ امور رجوع کے مترادف ہیں کیونکہ خاونداسے بیوی خیال کرکے ہی ایسا کرتا ہے لیکن ہمارے نزدیک وظیفہ زوجیت کے علاوہ مذکورہ امور رجوع کے لئے کافی نہیں ہیں اور یہ کہناکہ خاونداسے بیوی خیال کرکے یہ امور سرانجام دیتا ہے۔ رجوع کےلئے کافی نہیں ہیں کیونکہ دوران عدت مطلقہ بیوی ہی رہتی ہے، خواہ خاوندمذکورہ

امور سر انجام دے یا نہ دے۔ یہی وجہ ہے کہ بیوی خاوند میں سے اگر کوئی دوران عدت فوت ہو جائے تو زندہ رہنے والے کو مرنے والے کا وارث بنایا جاتا ہے اور اس کے ترکہ سے اسے حصہ دیا جاتا ہے۔

لیکن صورت مسئولہ میں تو خاوند یہ امور سر انجام دینے کے باوجود برملا کہتا ہے میرا قطعی طور پر رجوع کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ صرف بیوی کو خوش رکھنے کے لئے یہ کام کئے ہیں۔ بہر حال ہمارے نزدیک مذکورہ امور رجوع کے لئے کافی نہیں ہیں، اگر بیوی خاوند نے انہیں رجوع خیال کر کے اکٹھا رہنا شروع کر دیا ہے حتی کہ عدت گزر چکی ہے تو ان کا نکاح بھی ختم ہو چکا ہے اب انہیں فوراً الگ ہو جانا چاہیے، استبرائے رحم کے لئے چند دن تک توقف کیا جائے، پھر نکاح جدید سے اپنی ازدواجی زندگی کا آغاز کیا جائے، نکاح جدید کے بغیر بیوی خاوند کی حیثیت سے زندگی گزارنا گناہ کی زندگی ہے جس سے ایک مسلمان کو اجتناب کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:301